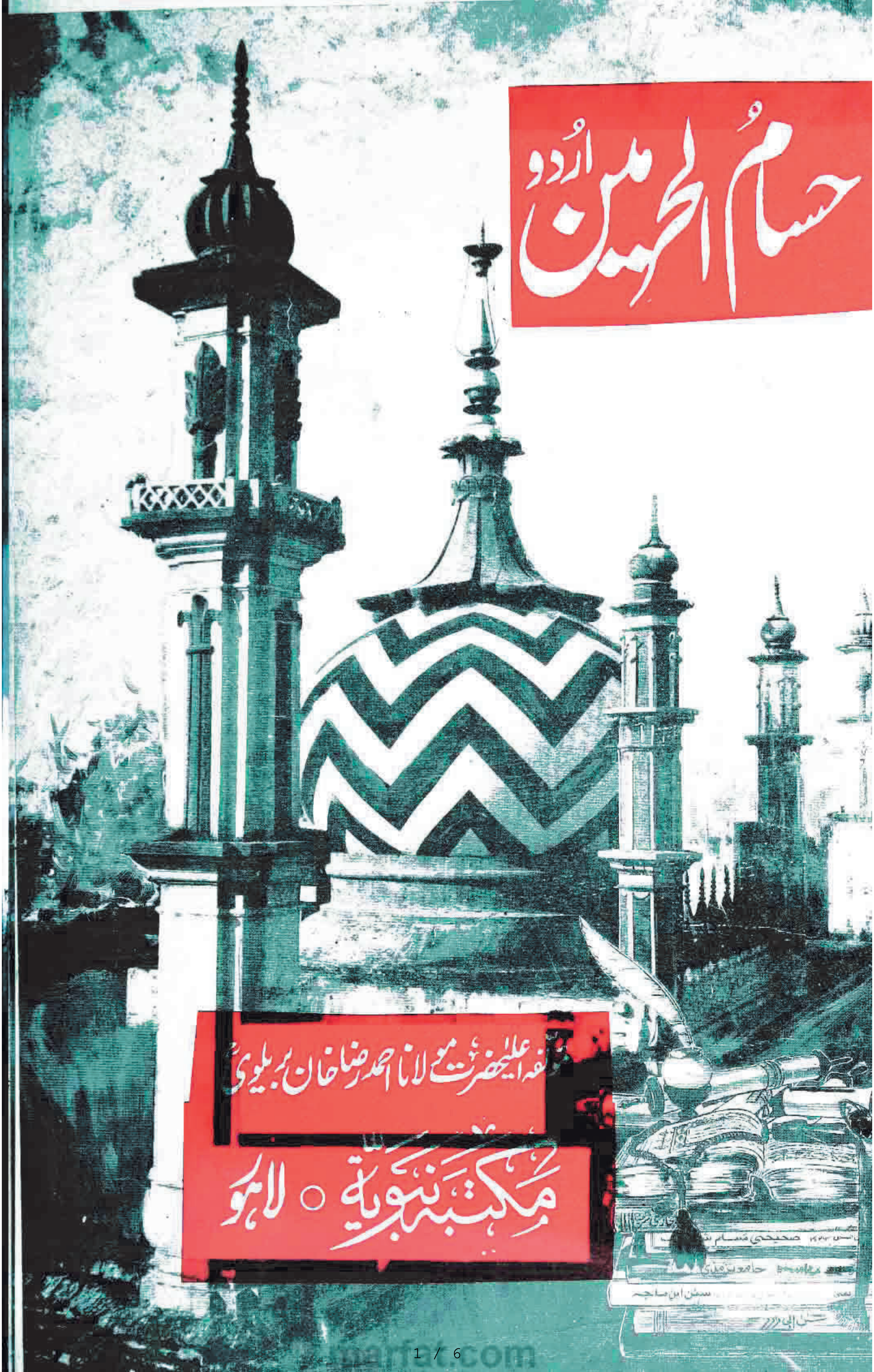


حسام الحرمین اردو

تصنیف اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی

مکتبہ نبویہ ۰ لاہور

علمائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف سے

اعلیحضرت فاضل بریلوی کی علمی اور اعتقادی خدمات کا اعتراف

حسام الحرمین

علیٰ منحر الکفر والمین

تالیف: اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی

ترجمہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

ایم۔ اے

مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور

تعارف کتاب

نام کتاب	....	حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین (معہ تمہید ایمان)
نام مصنف	....	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
سال تالیف	....	۱۳۲۴ھ
سال اشاعتِ اوّل	....	۱۳۲۵ھ
موضوع کتاب	....	اعلیٰ حضرت کے علمی کمالات پر علمائے حرمین کے تاثرات
مقدمہ	....	مولانا عبدالحکیم شرف قادری
اُردو ترجمہ/تعارف کتاب	....	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی۔ ایم اے
سائز	....	۱۶×۲۳×۳۶
ناشر	....	مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور
صفحات	....	۱۶۰
سال طباعت زیرنظر ترجمہ	....	۲۰۰۹ء
ہدیہ	....	۱۰۰ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور — ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

مکتبہ قادری رضوی گنج بخش روڈ لاہور — علمی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ، لاہور

نوری بک ڈپو دربار مارکیٹ، لاہور — ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

دارالعلم، دربار مارکیٹ لاہور — مشتاق بک ڈپو، اردو بازار، لاہور

شبیر برادرز اُردو بازار لاہور — مکتبہ زاویہ ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیرایۂ آغاز

رشحاتِ قلم حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صدر مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

عوام الناس کو یہ کتنے سُنا گیا ہے کہ اہلِ سنّت و جماعت (بریلوی) اور دیوبندی علماء آپس میں سرگرمِ بیاں ہیں، ہر دو مکتبِ فکر کی جانب سے اپنی اپنی تائید میں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں، ہم کدھر جائیں، کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں؟ کچھ بزعمِ خویش مصلح قسم کے افراد اپنی چرب زبانی سے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اختلافات فروعی ہیں ان میں پڑنے کی ضرورت نہیں، ہم نہ بریلوی ہیں نہ دیوبندی، عثمانی ہیں نہ تھانوی، ہم تو سیدھے سادے مسلمان ہیں اور بس! اس طرح وہ صلح کلیت کا پرچار کر کے یہ تاثر دیتے ہیں کہ اختلافات کا نام لینے والے مجرم ہیں اور صحیح مسلمان وُہ ہیں جو ان اختلافات سے بالکل بے تعلق ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اگر اختلاف ذاتی وجوہ کی بنا پر ہو یا اس کا تعلق کیفیتِ عمل کے ساتھ ہو تو اس میں الجھنا ہی بہتر ہے مثلاً حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی اختلافات ایسے نہیں ہیں جن پر محاذ آرائی مناسب ہو، کیونکہ یہ فروعی اختلافات ہیں، لیکن اگر بنیادی عقائد میں اختلاف رونما ہو جائے تو اس سے کسی طور پر آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں، یہ اختلاف کسی طرح بھی فروعی نہیں اصولی ہوگا، ایسی صورت میں لازمی طور پر ایک در گیر و محکم گیر ایک جانب کی حمایت اور دُوسری جانب سے برأت کرنی پڑے گی، اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین (الآیہ) کا یہی مفاد ہے، اس آیت میں صرف راہِ راست کی ہدایت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ مستحق غضب اور اہلِ ضلال سے پناہ مانگتے رہو۔

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جہاد فرمایا، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معتزلہ کی قوتِ حاکمہ کی پروا نہ کرتے ہوئے کلمۂ حق کہا اور کوڑے کھائے، امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو طوق و سلاسل کی دھمکیاں حرفِ اختلاف اور نعرۂ حق

سے باز نہ رکھ سکیں، تحریکِ ختمِ نبوت میں غیور مسلمانوں نے سینوں پر گولیاں کھائیں، جیلوں کی کال کوٹھڑیوں اور تختۂ دار کو اپنے لیے تیار پایا لیکن وہ کسی طرح بھی قصرِ نبوت میں نقب لگانے والوں کو برداشت نہ کر سکے اور تمام تر صعوبتوں کو جھیلتے ہوئے مرزائیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں کامیاب ہو گئے، کیا ان تمام اقدامات اور ساری کارروائیوں کو یہ کہہ کر غلط قرار دیا جا سکتا ہے؟ کہ سیدھے سادے مسلمان کو کسی کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے اور اپنے کام سے کام رکھنا چاہیے، یقیناً کوئی مسلمان ایسا اندازِ فکر اختیار کر کے غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

بریلوی (اہلِ سنت وجماعت) اور دیوبندی اختلافات کی نوعیت بھی ایسی ہی ہے، یہ دوسری بات ہے کہ عوام کو مغالطہ دینے کے لیے ایصالِ ثواب، عرس، گیارھویں شریف، نذر و نیاز، میلاد شریف، استمداد، علمِ غیب، حاضر و ناظر اور نور و بشر وغیرہ مسائل پر دھواں دار تقریریں کر کے یہ یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اختلاف انہی مسائل میں ہے، حالانکہ اصل اختلاف ان مسائل میں نہیں ہے، بلکہ بنائے اختلاف وہ عبارات ہیں جن میں بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں کھلم کھلا گستاخی اور توہین کی گئی ہے، کوئی بھی مسلمان خالی الذہن ہو کر ان عبارات کو پڑھنے کے بعد ان کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتا اور نہ ہی ان کی حمایت کے لیے تیار ہو سکتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے پہل مولوی اسمٰعیل دہلوی نے محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید سے متاثر ہو کر "تقویۃ الایمان" نامی کتاب لکھی اور مسلمانانِ عالم کو کافر و مشرک قرار دیا اور اپنی بات بنانے کی خاطر یہ بھی کہہ دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظیر ممکن ہے جس کا منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی دوسرا شخص خاتم النبیین وغیرہ اوصاف سے متصف ہو سکتا ہے، علمائے اہلِ سنت اور خاص طور پر تمام الحکماء علامہ محمد فضل حق خیر آبادی نے اس نظریے کا تحریری اور تقریری طور پر سخت رد کیا، بات یہیں ختم نہیں ہو گئی بلکہ محمد قاسم نانوتوی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا بالفرض کیجیے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔" [1]

---

[1] محمد قاسم نانوتوی: تحذیر الناس (کتب خانہ امدادیہ، دیوبند) ص ۲۴

نوٹ: تحذیر الناس ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۳ء میں تالیف کی گئی۔

غور فرمائیے! کہ کیا یہ امتِ مسلمہ کے اجماعی اور یقینی عقیدہ (کہ حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا)، کا صاف انکار نہیں ہے؟ واضح طور پر خاتم النبیین کا ایسا معنیٰ تجویز کیا گیا جس سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کا راستہ ہموار ہو گیا، مرزائے قادیانی کی تردید و تکفیر کے ساتھ ساتھ اس عبارت کی تائید و حمایت وہی شخص کر سکتا ہے جو دوپہر کے وقت ظہورِ آفتاب کے انکار کی جرأت کر سکتا ہو، آج جب مرزائی اس عبارت کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں تو تحذیر الناس کے حمایتی اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے ہیں، تحذیر الناس کے حامی بڑے دھڑلے سے یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ دیکھیے فلاں فلاں جگہ مولانا نانوتوی نے عقیدۂ ختم نبوت اُمتِ مسلمہ کے مطابق پیش کیا ہے وہ ختمِ نبوت (زمانی) کے کیسے منکر ہو سکتے ہیں؟ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ایک دفعہ کا انکار سینکڑوں دفعہ کے اقرار پر پانی پھیر دیتا ہے، کیا دعویٰ نبوت کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کی متعدد تصریحات موجود نہیں ہیں جن سے عقیدہ ختمِ نبوت کی حمایت کا پتہ چلتا ہے؟ اس عنوان پر غزالیِ زماں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف "التبشیر برد التحذیر" کا مطالعہ سود مند رہے گا۔

۱۳۰۴ھ / ۱۸۸۷ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تالیف "براہین قاطعہ"، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی، جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی زوردار تقریظ موجود ہے۔ اس میں دیگر بہت سی غلط باتوں کے علاوہ یہ بھی درج ہے کہ:

"شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخرِ عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخرِ عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔" (براہین قاطعہ، ص ۵۱)

حیرت ہے کہ کس دیدہ دلیری سے حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم شریف، شیطان کے علم سے گھٹانے کی ناپاک سعی کی گئی ہے اور پھر بڑی معصومیت سے پوچھا جاتا ہے کہ ہم نے کیا جرم کیا ہے؟ پھر یہ بات بھی دعوتِ فکر دیتی ہے کہ جو علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا شرک ہے، اس کا شیطان کے لیے اثبات بھی شرک ہوگا، شیطان کے لیے یہ علم قرآن پاک